Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵-۴۰ | اتوار ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۴ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲

احمدیت کی دوسری صدی کا آغاز

"اس صدی کے آغاز کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے لئے سعی و جزاء کے سابقہ پیمانے بدلا دیئے ہیں اور ہماری ادنیٰ کوششوں کو اپنی بے پایاں برکتوں سے غیر معمولی طور پر مثمر بثمرات حسنہ فرمایا ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ - الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۹۰ء صا)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹ کر اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال بہم پہنچاتے ہیں اور پھر اور مشکلات میں پھنستے ہیں۔ ایک فقیر ننگ دھڑنگ جس کے پاس ستر پوشی کے سوا اور کوئی کپڑا تک نہ تھا خوش و خُرم کھیلتا کودتا جارہا تھا۔ کسی سوار نے اس سے پوچھا کہ سائیں صاحب آپ ایسے خوش کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ جس کی مرادیں حاصل ہو جائیں وہ خوش ہوتا ہے یا نہیں؟ سوار نے کہا کہ تیری ساری مرادیں کس طرح پوری ہوگئی ہیں؟ اس نے کہا کہ جب خواہشیں چھوڑ دیں تو مرادیں پوری ہوگئیں۔
بات بالکل ٹھیک ہے۔ انسان دو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے۔ یا تو حصولِ مُراد کے ساتھ یا ترکِ مراد کے ساتھ اور ان میں سے سہل طریق ترکِ مراد کا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کی زندگی تلخ ہے۔ بجز اس کے جو اس دنیا کے علاقوں سے الگ ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صد ۳۲-۲۳)

احمدیوں کو نصیحت

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"خصوصیت کے ساتھ مَیں احمدیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ) کے رنگ میں رنگین ہو کر سب سے پہلے اپنے خدا سے تعلق جوڑیں۔ اس کی قدرتوں کے اوپر کامل ایمان رکھیں، ایک لمحہ کے لئے بھی توکل کے اعلیٰ مقام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ رعایت اسباب ضرور کریں کیونکہ یہ بھی ان کے لئے لازم ہے، مگر رعایت اسباب پر بھروسہ نہ کریں۔ (حضرت بانی سلسلہ) کے حق میں جتنے وعدے ہیں وہ لازماً پورے ہونگے۔ اس بات میں ایک ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ لیکن ان کو پورا کرنے کیلئے ہماری جماعت سے کچھ توقعات ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں، موجودہ ابتلاء کا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ) کی تحریرات سے واضح ہے ہمیں پاک اور صاف کرنا اور بہتر انسان بنانا ہے ہمیں نکھار دینا ہے اور لوگوں سے الگ اور ممتاز کر دینا ہے۔ یہ امتیازی نشان بھی ہمارے وجود میں ظاہر ہوتے رہیں گے، جوں جوں ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ہاتھ ہمارے لئے زیادہ قوت سے نمودار ہوگا۔ دنیا دیکھے گی کہ ان بندوں کے لئے خدا تعالیٰ نے قدرت کا ہاتھ دکھایا ہے۔ اگر غیر کے ساتھ کوئی تمیز نہ ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ کس کیلئے خدا نے کیا قدرت دکھائی اور جب تمیز کوئی نہیں تو خدا تو حکیم ہے اور قدرت کے اندر حکمت کا مضمون پایا جاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء)

نمازوں کی روح کو قائم کریں

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جہاں مَیں جماعت کو بار بار نماز کی تلقین کر رہا ہوں وہاں نمازوں کو مغز اور روح سے بھرنے کی بھی تلقین کر رہا ہوں کیونکہ نماز سے مراد محض ظاہری قیام نہیں بلکہ نماز کی روح کو قائم کرنا مقصود ہے، اسی پہلو سے نماز کی حیثیت ویسی ہی ہوگی جیسے ایک پھل ہو جو رس سے بھرا ہُوا ہو۔ اگر وہ رس سے بھرا ہُوا نہیں رس سے خالی ہے تو جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا وہ بعض دفعہ نقصان کا موجب بھی بن جاتا ہے۔ جب ایک انسان نماز شروع کرتا ہے تو اس کی کیفیت ایسی ہی ہے جیسے ایک سرکنڈا ہو جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آتا ہے اور اس کی شکل نیشکر یعنی گنے سے ملتی ہے اگرچہ ظاہری صفات میں وہ گنے کی طرح نظر آتا ہے لیکن گنے کی طرح اس سے رس نہیں نکلتا تاہم ابتدائی حالت میں وہ بظاہر گنا ہی کہلائے گا اور نیشکر سے اس کی صفات ملتی جلتی ہوں گی، لیکن فی الحقیقت ان میں فرق ہوتا ہے، تو نماز کو صرف نماز کی ظاہری شکل دینا مقصود نہیں ہے، وہ اگلے اقدامات کرنے بھی ضروری ہیں جن سے نماز رس سے بھرنے لگے اور اس کے اندر ایک روح پیدا ہو جائے اور نماز کو بھی ایک خلق آخر عطا ہو جائے وہ اچانک مادی چیزوں سے نکل کر ایک زندہ اور روحانی چیز میں تبدیل ہو جائے، اس کے لئے ایک لمبی جدوجہد کی ضرورت ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء)

○ عزیزہ فائزہ صاحبہ بنت مکرم رفیع اللہ خان صاحب ربوہ حال گوجرانوالہ کے نکاح کا علان مکرم رانا خالد محمود صاحب مقیم مغربی جرمنی ابن مکرم رانا خورشید اختر صاحب کے ہمراہ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۹ء کو بعوض تیس ہزار روپے حق مہر بیت المہدی ربوہ میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔ مکرم رانا خالد محمود صاحب مکرم گیانی محمد دین صاحب کے پوتے ہیں۔

○ مکرم رانا مہندی حسن صاحب ولد عبدالرشید صاحب کا نکاح محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب کے ساتھ ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ ۱۴ دسمبر ۸۹ء کو بعد نماز عصر پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی احمدیہ حال کراچی کی بھاوجہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب شاد منیجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ لاہور کو ۱۲ جنوری کو لاہور جاتے ہوئے چنیوٹ میں ایک حادثہ پیش آیا جس میں سر اور گردن میں شدید ضربات آئیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر :ـــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر :ـــــ قاضی منیر احمد
مطبع :ـــــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت :ـــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت :ـــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ ، صلح ۱۳۶۹ ہش ۱۴ ، جنوری ۱۹۹۰ء

نصیحت ـ حسبِ حال

تربیت کا عمل نصیحت کا تقاضا کرتا ہے ۔ اور دراصل تربیت ہے ہی نصیحت یہ نہ کرو اور وہ نہ کرو ۔ اسی قسم کی باتوں سے تربیت ہو سکتی ہے ۔ بچے ہوں یا بڑے جب انہیں کسی بات سے ہٹانا ہو یا کسی بات پر مائل کرنا ہو تو بات ایسے رنگ میں کہنے کی ضرورت ہے کہ اسے نصیحت سمجھا جائے ۔ صحیح راستہ بھی بتایا جائے اور ہمدردی کا بھی اظہار ہو ۔ اسی کا نام وعظ ہے ۔ واعظ اپنے سامعین کی توجہ ایسی باتوں کی طرف مبذول کرواتا ہے جن کے متعلق وہ سمجھتا ہے کہ کی جائیں تو مفید ثابت ہوں گی یا نہ کی جائیں تو زندگی بہتر ہو سکے گی ۔

لیکن واعظ یا نصیحت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس شخص یا ان لوگوں کا مطالعہ کرے جن سے وہ کوئی بات کہنی چاہتا ہے ۔ تاکہ بات ان کے حسبِ حال ہو اور وہ محسوس کریں کہ اس وقت اسی قسم کی بات کی انہیں ضرورت تھی اور اس پر عمل کر کے وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں ۔

اس کی سب سے بہتر مثال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت زندگی میں ملتی ہے ۔ آنحضرت صلعم ہر شخص سے بات کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھتے تھے کہ اس کے مناسب حال کیا بات ہے ۔ اور کس بات سے اس کی زندگی میں بہتری اور بھلائی آ سکتی ہے ۔ کسی کو دیکھا کہ والدین کی خدمت نہیں کرتا تو اسے فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی والدین کی خدمت ہے ۔ کسی کو دیکھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتا تو اسے فرمایا کہ سب سے بڑی نیکی خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کیلئے بڑی نیکی دوسروں سے مختلف ہو سکتی ہے ، اگرچہ لوگوں کو اس قسم کی نصیحت سے بعض اوقات غلط فہمی کی وجہ سے غلطی بھی لگ سکتی ہے ۔ لیکن ایسا ہوتا صرف غلط فہمی کی وجہ سے ہے ۔ جس میں کوئی کمی ہے اس کمی کو پورا کرنا اس کیلئے نیکی ہے ۔ اور مختلف لوگوں میں مختلف رنگوں میں کمی ہوتی ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ حسب مراتب ہُوا کرتا تھا ۔ اور اسی حفظِ مراتب نہ کرنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو مشکلات پیش آتی ہیں اور انہوں نے اعتراض کر دیا ہے کہ فلاں دو احادیث میں اختلاف ہے حالانکہ اختلاف نہیں ہوتا بلکہ وہ تعلیم بلحاظ محل اور موقعہ کے ہوتی تھی "۔

اس اسوۂ حسنہ کے پیش نظر ہمارا فرض ہے کہ بہتر نتائج حاصل کرنے کیلئے تربیت کے سلسلہ میں محل اور موقعہ کو مدنظر رکھیں اور نصیحت حسب حال کریں ۔

تو دریدہ دہنی سے نہ اگر باز آیا
تیرے ہاتھوں میں اگر ظلم کی تلوار رہی
اپنے اسلاف سے کٹ جائیگا ، گر جائیگا
تجھ کو منظور ہے یہ بات ، چلو یونہی سہی

ــــــ ابوالاقبال

○

گھر کے کواڑ زیرِ زباں بولنے لگے
مالک چلے گئے تو مکاں بولنے لگے

دُشمن اگر ہماری زباں بولنے لگے
بُجھ جائے آگ اور دھواں بولنے لگے

سُورج چلا گیا تو اُتر آئی چاندنی
پلکوں پہ روشنی کے نِشاں بولنے لگے

وہ سنگدل بھی کوئے ندامت میں جا بسا
پتھّر بھی پانیوں کی زباں بولنے لگے

پہلے خلائے جاں میں خموشی رہی مگر
پھر یُوں ہُوا کہ کون و مکاں بولنے لگے

نمرود نے جلائی تھی جو آگ بُجھ گئی
آزردگانِ آذرِ جاں بولنے لگے

پانی اُتر گیا تو نظر آئے فاصلے
ساحل سمندروں کی زباں بولنے لگے

دشتِ جنوں میں عقل کا سیلاب آگیا
اندیشہ ہائے سود و زیاں بولنے لگے

بیتے ہوئے دِلوں سے نہ سرگوشیاں کرو
ایسا نہ ہو کہ عمرِ رَواں بولنے لگے

مضطرؔ ضمیرِ لفظ کے سُونے مکان میں
وہ حَبس تھا کہ کرّوبیاں بولنے لگے

چوہدری محمد علی

○

اخبار الفضل ہم سب کا اخبار ہے ۔ مَردوں کا بھی اور عورتوں کا بھی ۔ بڑوں کا بھی اور چھوٹوں کا بھی ۔ بعض حِصّے (حضور کے ارشادات اور خطبات) تو ہم کو گھر میں درس کی طرح پڑھنے چاہئیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ

قسط ۲ آخر

(اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)

سیدہ فرخندہ شاہ صاحبہ
سابق پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) اپنے مضمون "میری مریم" میں لکھتے ہیں

"جب سارہ بیگم فوت ہوگئیں۔ تو مریم کے کام کی روح ابھری۔ اور انہوں نے لجنہ کے کام کو خود سنبھالا۔ جماعت کی مستورات اس امر کی گواہ ہیں۔ کہ انہوں نے لجنہ میں جان ڈال دی۔ آج کی لجنہ وہ لجنہ نہیں جو امۃ الحیؓ یا سارہ بیگم کے زمانہ کی تھی۔ آج وہ ایک منظم جماعت ہے۔ جس میں ترقی کرنے کی بے انتہا قابلیت موجود ہے"

جماعتی کاموں میں آپ کا انہماک انتہا تک پہنچا ہوا تھا۔ ہر وقت آپ کو مقامی یا مرکزی لجنہ کی کارکنات نے گھیرا ہوتا۔ جمعہ اور ہفتہ آپ کا گھر پبلک جلسہ گاہ کا نظارہ پیش کرتا۔ تمام مستورات جمعہ پڑھنے آپکے ہاں جمع ہوتیں۔ سائبان لگتے۔ لاؤڈ سپیکر نصب ہوتے۔ جمعہ کی گہما گہمی کے بعد کارکنات لجنہ کی میٹنگ۔ اکثر صبح سے لے کر غروب آفتاب تک گھر خواتین کی آماجگاہ بنا رہتا۔ ہفتہ کا دن درس کا دن ہوتا تھا۔ حضور خواتین میں قرآن کریم کا درس دیتے تھے۔ اور یہ دن بھی جمعہ سے بہت حد تک مشابہ تھا۔ درس کے بعد بہت سی خواتین آپ کے کمرے میں جمع ہو جاتیں۔ اور محبت کی بنا پر بعض دفعہ گھنٹہ گھنٹہ جمع رہتیں۔

ایک دفعہ حضور نے یہ تلقین فرمائی۔ کہ مستورات کسی مکان پر اکٹھی ہو کر نماز پڑھا کریں اور اپنی جماعت کرا لیا کریں۔ اس پر آپ نے لبیک کہتے ہوئے اپنے ہی مکان میں بعض نمازوں کے لئے جمع ہونے کا اہتمام کیا۔ اور اکثر خود ہی بطور امام نماز پڑھاتیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے جن حالات میں لجنہ اماء اللہ کا کام سنبھالا۔ اس کا تصور بھی مشکل سے کیا جا سکتا ہے۔ اکثر آپ کو بیک وقت سیکرٹری کے کلرک کے اور بعض اوقات ادنیٰ کارکن کے فرائض سرانجام دینے پڑتے۔ اس زمانے میں نہ تو وہ سہولتیں تھیں۔ جو آج کل لجنہ اماء اللہ کو میسر ہیں۔ اور نہ ہی اس قدر کام کرنے والی ممبرات تھیں۔ خود اپنی صحت بھی نہایت نازک تھی۔ اور ظاہری تعلیم بہت کم تھی۔ لیکن اس بات کا خاص ملکہ تھا۔ کہ حضرت فضل عمر کے منشاء کو اچھی طرح سمجھ لیتی تھیں۔ اور ان کا اپنا شوق ہی تھا۔ جس سے انہیں دینی علم پر خاص عبور تھا۔ ہر قسم کی تحریک میں حصہ لیتیں۔ خود بھی کام کرتیں۔ دوسری خواتین سے بھی کرواتیں۔ کہیں غرباء کے لئے لحاف تیار ہوتے۔ کبھی چرخوں پر سوت کاتا جاتا کبھی کسی تقریب کے لئے بیوگان اور یتامیٰ کے لئے روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی جاتی۔ انکی پرکشش شخصیت ایسی تھی کہ ہر ایک سے سلسلہ کا کام لے لیتی تھیں۔ خود بھی ہر حالت میں کام کرتی تھیں۔ خواہ تندرست ہوں یا طبیعت ناساز ہو۔ اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتی تھیں۔ کہ وہ کام میں مشغول رہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جب سال میں تین بار یتامیٰ اور بیوگان کی دعوت ہوا کرتی تھی۔ تو اس کا انتظام حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ ہی کیا کرتی تھیں۔ بے کسوں۔ یتیموں مظلوموں اور مساکین سے گہری ہمدردی آپ کی شخصیت کا لاینفک جزء تھا۔ آپ اپنے ذاتی خرچ سے بھی غرباء کی بہت امداد کرتی تھیں۔

تاریخ احمدیت میں ۱۹۳۴ء کا سال نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس برس حضور کی طرف سے تحریک جدید کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ وہ عظیم الشان الٰہی تحریک تھی۔ جس کے نتیجے میں آج ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اس تحریک نے جماعت میں ایک زبردست انقلاب برپا کر دیا اور قربانیوں کے متعدد مطالبات جب پیش کئے گئے تو احمدی خواتین نے لبیک کہتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کرنے کے عہد کئے۔ اور چندہ تحریک جدید میں بھی اپنے جوش اور اخلاص کا شاندار نمونہ دکھلایا۔

۱۹۳۵ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ میں یہ بھی ذکر فرمایا کہ تحریک جدید کے سال اوّل میں لجنہ کے زیر انتظام چار ہزار تین سو پچیس روپے جمع کر دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں سیکرٹری مال تحریک جدید فرماتے ہیں:۔

"لجنہ اماء اللہ قادیان میں سب سے پہلے نمبر پر حضرت ام طاہر سلمہا اللہ تعالےٰ ہیں ابتدائے تحریک سے تحریک کو کامیاب کرنے میں خواہ وعدوں کا کام ہو۔ یا وصولی کا۔ خود نہایت سرگرمی اور محنت شاقہ سے حصہ لیتی ہیں بلکہ وعدوں کے وصول کرنے میں تو قابل رشک اور قابل تعریف نمونہ مردوں کے لئے بھی پیش کرتی ہیں۔ وہ اس طرح کہ خود اپنا چندہ ابتدا ہی میں ادا فرما دیتی ہیں اور ساتھ ہی اپنے ساتھ کام کرنے والی بہنوں کو ہوشیار اور چوکس رکھتی ہیں۔ کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں کو وقت کے اندر نہیں بلکہ وقت سے پہلے ختم کر لیں۔ تا ان کو زیادہ ثواب ہو۔ اور اس میں وہ خدا کے فضل سے اکثر کامیاب ہو جاتی ہیں"

حضرت سیدہ موصوفہ مالی قربانی کی ہر تحریک میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ اور سلسلہ کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں تاریخ لجنہ اماء اللہ میں کئی جگہ ذکر ہے۔ کہ آپ نے کئی دفعہ اپنے زیور چندہ کی ادائیگی میں دیئے اور تحریک جدید کے امانت ذاتی کے شعبہ میں بھی انہوں نے محض شرکت ثواب کی خاطر حصہ لے رکھا تھا۔

جون ۱۹۳۶ء میں حضور نے قرآن مجید کا درس دیتے ہوئے محلہ وار لجنہ قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ نے ہدایات دیں۔ کہ قادیان میں لجنہ کی محلہ وار کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ اور بحیثیت جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان مصباح میں ایک مضمون تحریر فرمایا۔ جس کا عنوان تھا "ہدایات برائے لجنہ اماء اللہ" اس میں آپ نے لجنات کو ہدایات دیں۔ کہ قرآن کریم کے لئے حضور کے درسوں کو سنیں اور سمجھیں اور کسی سے پرائیویٹ طور پر بھی ترجمہ پڑھیں۔ ہم میں سے جس کو علم آتا ہو۔ وہ دوسری کو پڑھائے۔ ممبرات کو خصوصاً اور باقی مستورات کو عام طور پر۔ ماہانہ جلسہ کریں۔ جن میں مردوں کی تقاریر بھی ہوں۔ اور ہم خود بھی مضمون لکھ کر سنائیں اور تقریر کریں۔

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت اکثر ناساز رہتی۔ لیکن لجنہ اور جماعت کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتیں۔ اکثر تکان دور کرنے کے لئے گرم پانی کی بوتلوں کا سہارا لیتیں۔ لیکن کبھی پیشانی پر بل نہیں آیا۔

۱۹۳۶ء میں ان کی طبیعت زیادہ ناساز ہوئی جس کی وجہ سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی میں فرق پڑا۔ چنانچہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا۔

"مردوں میں پورے طور پر اس تحریک کو مکمل نہیں کیا گیا اور عورتوں میں بھی۔ اس وجہ سے کہ میری وہ بیوی جو لجنہ کی سیکرٹری ہیں۔ بیمار ہیں۔ اور کام نہیں کر سکیں۔ گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں بہت کم کام ہوا ہے"

حضور کے ارشاد کے بعد تمام کارکنات سرگرم عمل ہو گئیں۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ نے ممبرات قادیان کے وعدوں کی ۷۰۵۸ روپے کی فہرست جب حضور کی خدمت میں پیش کی۔ تو آپ نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے تمام خواتین کو کہا اللہ تعالیٰ بہتر جزا سے نوازے۔

نیز ۱۹۴۰ء میں جبکہ حضرت سیدہ موصوفہ لمبا عرصہ بیمار رہیں۔ حضور نے فرمایا "کہ قادیان کے اس چندہ کی وصولی نہ صرف پچھلے سال سے کم ہے۔ بلکہ یہ پہلا سال ہے کہ باہر کی کئی جماعتوں سے بھی کم ہے۔ اس میں بہت سا دخل میری ایک بیوی کی بیماری کا بھی ہے۔ جو لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری بھی ہیں۔ اور جو بیمار رہنے کی وجہ سے ہی چندہ کی وصولی کا اہتمام نہ کر سکیں"

حضرت صاحب کے خطبہ ۸ر نومبر ۱۹۴۰ء کے بعد لجنہ قادیان کی عہدیداروں نے چندہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے میں محنت سے کام کیا اور جن چھ کارکنوں کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے ان میں حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کا نام بھی شامل تھا۔

الغرض آپ کا بابرکت وجود خدا کے دین کی رونق بڑھانے کی خاطر ہر لمحہ مصروف عمل رہتا۔ اور آپ کا گھر بھی جماعتی کاموں کے لئے مخصوص تھا۔ تحریک جدید کے جلسے کئی بار بر مکان حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ منعقد ہوتے۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا انتظام بھی حضرت سیدہ موصوفہ کے ہاں کیا جاتا۔ بلکہ بعض اوقات مردوں کے اجلاس بھی اسی مکان کے نچلے صحن میں ہوتے تھے۔

۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جوبلی فنڈ کی تحریک کی۔ آپ نے فرمایا۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں امامت ثانیہ کے قیام پر اللہ کے فضل سے پورے پچیس سال گزر جائیں گے۔ اس خوشی میں جماعت اس نعمت کے شکریہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور نذرانہ پیش کرے۔ اور یہ رقم ۱۹۳۹ء میں حضور کے حضور پیش کی جائے۔ حضور اس کو جس طرح پسند فرمائیں۔ خرچ کریں۔ ساری جماعت اس تحریک کے پیش کرنے پر بے انتہا خوش ہوئی۔ لجنات اور احمدی مستورات نے بھی اس فنڈ میں چندہ جمع کرنے کی پوری کوشش کی۔

جوبلی فنڈ کی تحریک میں حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ نے نہایت اخلاص اور شوق سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ لیا۔ وہ ہر محلہ میں خود تشریف لے گئیں۔ اور جوبلی فنڈ کے جلسے اپنی زیر نگرانی کروا کر خواتین سے چندہ کے وعدے لئے۔ تاریخ لجنہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ محلہ دارالصحت میں بھی آپ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ یہ وہ محلہ تھا۔ جہاں خاکروبوں کے مکان تھے اور ان کا اکثر حصہ احمدیت قبول کر چکا تھا۔ آپ کی اس مساعی کے بارے میں جوبلی کمیٹی قادیان کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد نے رقم فرمایا۔

"لجنہ اماء اللہ کی ممبرات خصوصاً محترمہ ام طاہر صاحبہ سیکرٹری لجنہ نے جس اخلاص اور شوق سے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف اور قابل تقلید ہے"۔

جوبلی کی تقریب کے موقع پر ایک جھنڈا بنانے کی تجویز بھی پیش ہوئی تھی۔ حضرت فضل عمر کی خواہش تھی۔ کہ لوائے احمدیت رفقاء کے ذریعے تیار کیا جائے۔ رفقاء سے رقم لے کر روئی خریدی جائے۔ رفیق خواتین اس کو کاتیں اور اس سوت سے رفیق درزی کپڑا تیار کریں۔ چنانچہ ایک رفیق نے خود ہی کپاس بوئی۔ خود ہی چنائی کی۔ اور رفقاء سے دھنوایا۔ یہ روئی مولانا درد صاحب نے حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں سوت تیار کروانے کے لئے بھجوائی اور حضرت بانی سلسلہ کی رہائش گاہ میں حضرت سیدہ موصوفہ کی زیر نگرانی اس کا سوت رفیق خواتین نے کاتا جن میں حضرت اماں جان اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں بھی شامل تھیں۔ اس جھنڈے کے بنانے میں آپ نے ذاتی دلچسپی لی۔ اور اس کا ڈیزائن بھی حضرت فضل عمر سے منظور کروایا۔

۱۹۳۹ء میں جلسہ سالانہ کا پروگرام چار دن کا رکھا گیا۔ ۲۵ر دسمبر کو حضور زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور دعا کرتے ہوئے عَلَم خواتین احمدیہ اپنے دستِ مبارک سے لہرایا۔ جسے درمیان سے حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ نے پکڑا ہوا تھا۔ جو حضور کے پیچھے کھڑی تھیں۔ خواتین میں اسقدر جوش تھا کہ انہوں نے نعرے لگائے۔ اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں لجنہ کی طرف سے ایک گھوڑی اور ایک قلم پیش کیا گیا حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزا دے۔

جوبلی کے تاریخی جلسہ میں حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ کا کام سب سے بڑھا ہوا تھا جلسہ گاہ کا سارا انتظام پروگرام جلسہ گاہ وغیرہ انہوں نے بذات خود اپنی نگرانی میں تیار کروایا۔ پھر حضرت اقدس کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تہنیت نامہ بھی حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ نے پیش کیا۔ جس میں حضور کے ان گراں مایہ احسانات کا ذکر کیا۔ جو حضور نے طبقہ نسواں پر فرمائے۔

اس موقعہ پر اخبارات سلسلہ نے جوبلی نمبر بھی شائع کئے۔ الفضل کے اس شمارہ میں حضرت سیدہ اُم طاہر کا مضمون "حضرت امام جماعت (ثانی) کے عہد میں لجنہ اماء اللہ کا قیام اور اس کے فوائد" پر شامل تھا۔

آپ سلسلہ کا کام اس قدر جانی و مالی قربانی اور نفس کشی سے بجا لائیں۔ کہ حیرت ہوتی۔ انتظامی قابلیت بھی آپ میں بہت نمایاں تھی۔ اسی وصف کے تحت خاص موقعوں کے انتظامات آپ کے سپرد کئے جاتے۔ حضور بھی خاص دعوتوں کا انتظام آپ کے سپرد فرماتے اگر کوئی سفر کی تیاری کرنی ہوتی تھی تو سفر کی تیاری کی انچارج بھی عموماً سیدہ موصوفہ ہوا کرتی تھیں۔ ۱۹۴۰ء میں حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ قریباً سال بھر بیمار رہیں۔ باوجود ناسازئ طبع خدمات سلسلہ سرانجام دیتی رہیں۔ ۲۷ر فروری ۱۹۴۰ء میں سیدہ صاحبہ محترمہ جنرل سیکرٹری لجنہ نے اپنے بڑے بھائی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی معیت میں قادیان کے متصلہ پانچ دیہات کا دورہ فرمایا۔ اور وہاں کی خواتین کی تعلیم کا معائنہ فرمایا۔

اسی برس قادیان میں محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ نے ایک صنعتی مدرسہ جاری کیا۔ اس کا افتتاح حضرت اماں جان نے فرمایا۔ اسی موقعہ پر حضرت سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ نے اس مدرسہ میں داخلہ لینے کی تحریک مستورات میں کی۔

سیدہ موصوفہ نے اپنے مکان پر ۴ر جنوری ۱۹۴۱ء کو گزشتہ جلسہ سالانہ کی کارکنات کو دعوتِ چائے دی۔ جس میں حضرت امام جماعت نے بغرضِ دعا شمولیت فرمائی۔ اور رپورٹ سنائے جانے کے بعد حضور نے جلسہ میں کام کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔

اسی برس نصرت گرلز سکول کی ایک تقریب میں آپ نے شمولیت فرمائی۔ اور امۃ الرشید شوکت صاحبہ کو اپنے دستِ مبارک سے امام جماعت میڈل عطا فرمایا۔ اس طالبہ نے علمی و دینی ترقی کے سالانہ مقابلہ کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔

۱۹۴۲ء میں حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہ کو صدر لجنہ اماء اللہ منتخب کیا گیا۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی کمزور صحت اور علالت کی وجہ سے اپنی وفات کے کچھ عرصہ تک آپ برابر اس عہدہ پر فائز رہیں۔ بحیثیت صدر آپ نے لجنات کی از سر نو تنظیم فرمائی۔ اور مستورات میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا کر دی۔ اور لجنہ کے کام پر اس طرح چھا گئیں کہ صدر کا عہدہ ہی سب کچھ ہو گیا۔

۱۹۴۲ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت سیدہ صاحبہ نے مستورات کو جلسہ سالانہ سے فائدہ اٹھانے کے متعلق تلقین فرمائی۔ اگلے برس فروری میں آپ نے لجنہ دارالانوار کے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اور خواتین کو لجنہ کے کاموں میں تعاون کرنے، ایفائے عہد اور ناجائز رسومات کے ترک کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی ماہ کے آخر میں لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ آپ کے مکان میں منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ موصوفہ نے بھی تقریر فرمائی۔ جو تعلیم نسواں اور پردہ کے بارے میں نصائح پر مشتمل تھی۔

مئی ۱۹۴۳ء میں حضرت امام جماعت (ثانی) دہلی تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت اُم طاہر احمد صاحبہ صدر لجنہ بھی تشریف لے گئیں۔ وہاں حضرت سیدہ صاحبہ لجنہ دہلی کے جلسہ میں شریک ہوئیں۔ اور ساری کارروائی جلسہ ملاحظہ فرما کر عہدیداران اور خواتین کو بڑی قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا۔ ایک اور اجلاس منعقد کرا کے آپ نے کارکنات کے فرائض بیان کئے اور عہدہ داران لجنہ کا انتخاب فرمایا۔ نیز اس لجنہ کو امۃ الحی لائبریری کی شاخ کھولنے کی بھی تحریک کی۔

بعض احباب نے اس سال کے شروع میں حضور کے بارے میں منذر خوابیں دیکھیں اس پر حضرت اماں جان کی طرف سے حضور کے لئے دعا کے اعلانات بار بار شائع ہوتے رہے۔ سفر دہلی سے واپسی پر ہی حضور بیمار ہو گئے۔ اور علالت نے طول پکڑا۔ ساری جماعت کی توجہ دعاؤں اور صدقات کی طرف مبذول ہوئی ۷ر جون قبل از نماز عصر حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے مکان پر مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

آپ کی دینی خدمات کا مختصر اور ہلکا سا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ حقیقت میں سیدہ موصوفہ نظام جماعت سے دلی اخلاص رکھتی تھیں۔ اور جماعتی کاموں کو کامیاب بنانے میں ہمیشہ کوشاں رہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ضرورت کے وقت راتوں میں میری محبوبہ نے میرے ساتھ کام کیا۔ اور تھکان کی شکایت نہیں کی۔ انہیں صرف اتنا کہنا کافی ہوتا تھا۔ کہ یہ سلسلہ کا کام ہے۔ یا سلسلہ کے لئے کوئی خطرہ یا بدنامی ہے اور وہ شیرنی کی طرح لپک کر کھڑی ہو جاتیں۔ اور بھول جاتیں آپ کو۔ بھول جاتیں کھانے پینے کو۔ بھول جاتیں اپنے بچوں کو۔ بلکہ بھول جاتیں مجھ کو بھی۔ اور صرف انہیں وہ کام ہی یاد رہ جاتا تھا۔ اور اس کے بعد جب کام ختم ہو جاتا تو وہ ہوتیں۔ یا گرم پانی کی بوتلیں"۔

علاوہ ازیں آپ جذبہ خدمتِ خلق سے اس قدر سرشار تھیں۔ کہ آپ کا نام اس تصور سے الگ نہیں کیا جاتا۔ دوسروں کی ہمدردی اور خیر خواہی میں اپنے آپ کو بالکل مٹا دینا سیدہ موصوفہ کا طرۂ امتیاز تھا۔ وہ دوسرے کے ہر دکھ درد میں شریک ہوتیں۔ جس سے وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ کسی ضرورت مند کی بری تیار کر رہی ہیں۔ تو کسی کا جہیز تیار کروا رہی ہیں۔ اپنے وقت کی قربانی کرنا۔ اپنے مال کی قربانی کرنا بلکہ جذبات کی قربانی بھی ان کی نمایاں خوبی تھی۔ کئی یتیم اور بے کس بچیوں کو اپنے گھر میں پالا۔ اور اپنے بچوں کی طرح سلوک کیا۔ پھر ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا۔ چنانچہ ان کے گھر میں عید کا سا سماں تھا۔ ہمیشہ مجلس لگی رہتی تھی۔ ہر شخص آتا۔ اپنی ضروریات بیان کرتا۔ اور تسلی پاتا۔ دوسرے کی مدد کرتے میں وہ نہایت فراخ دل تھیں۔ جب کبھی وہ کسی غریب یا بیمار یا مصیبت زدہ کو تکلیف میں دیکھتیں۔ ان کا نرم دل بے چین ہونے لگتا۔ اور فوراً اس کی امداد کے لئے تیار ہو جاتیں۔ اپنے میکے یا سسرال کا کوئی عزیز بیمار ہوتا تو تیمارداری کی خاطر اپنا گھر چھوڑ کر وہیں ڈیرا ڈالتی تھیں اور بچوں کو اپنی بڑی ہمشیرہ سیدہ خیر النساء کی نگہداشت میں دے جاتیں۔

بعض اوقات انجمن کے کارکن حضرت امام جماعت (ثانی) کے زیر عتاب آجاتے۔ اپنی نااہلی کی وجہ سے۔ اکثر وہ اپنی خطاؤں کو معاف کروانے کے لئے سیدہ موصوفہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ کمال مہربانی سے اور بڑی دلیری سے حضور سے (سفارش) کیا کرتی تھیں۔ اور اکثر معافی دلوانے میں کامیاب ہو جاتی تھیں۔

آپ غیر معمولی شخصیت کی مالک تھیں۔ اور آپ کی گفتار میں ایسی کشش تھی۔ کہ آپ کی چند منٹ کی ملاقات دلوں پر گہرا نقش چھوڑ دیتی۔ آپ نے ایک دفعہ بیان کیا۔ کہ آپ حضور کے ساتھ شملہ میں تشریف فرما تھیں۔ وہاں قائداعظم محمد علی جناح کی بیگم سے ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کی شیریں گفتگو، پروقار شخصیت اور ہنس مکھ طبیعت سے بہت متاثر ہوئیں۔ اور بار بار آپ کا برقعہ دور رکھ دیتیں۔ اور کہتیں۔ کہ پردہ نہ کریں۔ کیونکہ موتی اور جواہر جب پوشیدہ ہوتے ہیں تو ان کی قدر و قیمت کا علم نہیں ہوتا۔ آپ اتنی پیاری ہیں۔ پردہ کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے فرمایا۔ کہ جب میں نے پردہ کی اہمیت اور فلاسفی پر زور دیا۔ تو کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بیگم صاحبہ نے فرمایا۔ ہاں تم ٹھیک کہتی ہو۔

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

رومانیہ

نیشنل سالویشن فرنٹ

رومانیہ میں نیشنل سالویشن فرنٹ نے نئی حکومت تشکیل دی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ مظاہروں اور ہنگاموں میں ۶۰ ہزار افراد مارے گئے ہیں (اگرچہ بعد میں پتہ چلا کہ مارے جانے والوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ سات ہزار تھی) جونہی صدر چاؤشسکو کی موت کا اعلان کیا گیا ریڈیو پر عیسائی نغمے جو کرسمس کے دنوں میں گائے جاتے ہیں۔ گائے گئے۔ اور اناؤنسمنٹ کرنے والے نے کہا کہ کتنی زبردست خبر اس کرسمس میں ہمیں ملی ہے جو شخص عیسے علیہ السلام کی مخالفت کرتا تھا وہ ہلاک ہوگیا ہے لیکن اس کے باوجود مختلف علاقوں میں تھوڑی بہت لڑائی جاری رہی اس لئے کہ چاؤشسکو کے حامیوں نے اس انتباہ کی پرواہ نہیں کی کہ وہ اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ مختلف سڑکوں سے اور ریلوے کے ذریعے بخارسٹ میں امدادی کیمپوں میں ضروریات زندگی آنی شروع ہوگئیں۔ جہاں تک بخارسٹ کی اوٹوپینی ایئرپورٹ کا تعلق ہے وہاں پہلے تو جہاز نہیں اتر سکتے تھے۔ اور جب جہاز نہیں اترتے تھے تو ان کا رخ دوسری طرف پھیر دیا جاتا تھا۔ پھر رومانیہ کے ٹرانسپورٹ اور ٹیلی کمیونیکیشن کے وزیر نے اعلان کیا کہ اب ملک بھر کے تمام ایئرپورٹ کام کر رہے ہیں۔ لیکن بلگاریہ کی نیوز ایجنسی بی۔ ٹی اے۔ نے بتایا کہ جہاں تک دارالخلافے کی ایرپورٹ کا تعلق ہے وہاں بہت تھوڑا سامان اتارا جاسکتا ہے۔ کیونکہ راڈار کی تنصیب کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ کہتے ہیں کہ چاؤشسکو اور اس کی بیوی کی ہلاکت کی خبر اس وقت دی گئی جب روس نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ نیشنل سالویشن فرنٹ کی حکومت کو مانتے (RECOGNISE) ہیں۔ اور انہوں نے نئی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرلئے ہیں۔ ماسکو نے بھی روس کی طرف سے اپنی پوری پوری حمایت کا اعلان کیا اور امریکہ نے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے کہ وہ رومانیہ کی نئی حکومت سے روابط قائم کررہی ہے یہ بھی کہا کہ انہیں اس بات کا افسوس ہے کہ چاؤشسکو اور اس کی بیوی پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہیں اور اس کی بیوی پر کھلی عدالت میں مقدمہ نہیں چلایا گیا۔

رومانیہ کے اعلانیہ میں یہ بتایا گیا کہ چاؤشسکو کی عمر ۷۱ سال تھی اور اس کی بیوی جو فسٹ ڈپٹی پرائم منسٹر کے عہدے پر فائز تھی اور صدر کے بعد سب سے زیادہ طاقتور شخصیت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے متعلق یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اس نے بہت سے جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔ جن میں ایک یہ جرم بھی شامل ہے کہ اس نے رومانیہ کے لوگوں پر گولی چلانے کا فوج کو حکم دیا۔ اس پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا کہ وہ ملک چھوڑ کر بھاگ جانا چاہتے تھے تاکہ ایک ارب ڈالر جو ان دونوں نے بیرونی ممالک کے بنکوں میں جمع کیا ہوا تھا۔ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کے بیٹے نکو اور ان کی بیٹی زویا کو بھی گرفتار کیا جاچکا ہے۔ بخارسٹ کے علاوہ ٹیمی سوآرا کے شہر میں بھی فوج کے ساتھ مظاہرین کو مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے ۱۵ر دسمبر کو مظاہرے شروع کئے گئے تھے۔ ایک فوجی افسر نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا خیال ہے کہ اب ہم کسی کسی جگہ چھپے ہوئے چاؤشسکو کے حامیوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اب وہ کسی قسم کی مزاحمت نہیں کرسکیں گے۔

نکولائی چاؤشسکو سے

دس پندرہ دن کے انتہائی خوفناک مظاہروں اور حکومت کی مزاحمت کے بعد رومانیہ کے صدر چاؤشسکو کی حکومت کا تختہ الٹا گیا تو اسے گرفتار کرکے فوجی عدالت نے موت کا حکم سنایا چنانچہ چاؤشسکو اور اس کی بیوی کو گولیوں سے چھلنی کردیا گیا۔ اس کا بیٹا نکو چاؤشسکو جو شہزادہ کہلاتا تھا وہ روپوش ہونے کی کوشش میں ایک گاڑی میں ائیرپورٹ جارہا تھا کہ ایک شخص "ایوان مارو" نے اپنے نوجوان ساتھیوں کے ساتھ اس گاڑی کو رکوانے کی کوشش کی آہستہ آہستہ وہ اس کے پیچھے لگے رہے اور پھر آخر کار گاڑی کو رکوا لیا۔ گاڑی ایک عورت چلا رہی تھی اور پچھلی سیٹ پر نکو بیٹھا تھا۔ ایوان مارو گاڑیاں چیک کر رہے تھے اور یہ گاڑی انہوں نے بخارسٹ کے ائیرپورٹ بینزہ ڈوسٹک کے قریب دیکھی۔ جس گاڑی میں نکو جارہا تھا اس کا نام ہے "اولٹی سیٹ" اور یہ رومانیہ ہی میں بنتی ہے۔ مارو کہتے ہیں کہ انکے ساتھیوں میں سے ایک نے گاڑی چلانے والی عورت سے کہا کہ وہ گاڑی کے متعلقہ تمام کاغذات اسے دکھائے چنانچہ اس نے کاغذات دکھائے۔ کار کا نمبر B-4 سے شروع ہوتا تھا اور یہ اس بات کی علامت تھی کہ یہ ان گاڑیوں میں سے ہے جو چاؤشسکو کی حفاظتی پولیس استعمال کرتی رہی ہے۔

چنانچہ یہ نمبر دیکھ کر ایوان مارو نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ہوشیار ہوجائیں اور کسی طرح بھی ان لوگوں کو جانے کا موقع نہ دیں۔ جب گاڑی چلانے والی عورت سے پوچھا کہ یہ پیچھے کون بیٹھا ہوا ہے تو اس نے اس کے متعلق صرف اتنا کہا کہ یہ میرا دوست ہے۔ اس شخص نے ٹوپی ذرا نیچے کھسکا کر اپنا منہ ڈھانکا ہوا تھا۔ مارو نے ٹوپی اٹھائی اور پہچان لیا کہ یہ نکو ہی ہے چنانچہ اسے پکڑنے لگے تو وہ دوڑ پڑا۔ مارو بھی اس کے پیچھے دوڑا اور ایک چھلانگ لگا کر اس کو پکڑ لیا اور اس کے بازو کمر کے پیچھے مروڑ کر اسے قابو کئے رکھا جس کے بعد وہ اسے ٹیلی ویژن پہ لے گئے۔ کہتے ہیں کہ جب ٹیلیویژن پر اسے دکھایا گیا تو نکو بہت گھبرایا ہوا معلوم ہوتا تھا

اسرائیل

اسرائیل کے مقبوضہ غزہ کے علاقہ میں اسلامی بنیاد پرست تنظیم **حامث** کے روحانی لیڈر شیخ احمد لیسین پر مقدمہ شروع ہوگیا ہے۔ یہ تنظیم غیر قانونی قرار دی جاچکی ہے۔ شیخ لیسین کو گزشتہ مئی میں حامث کے دوسو سے زیادہ مشتبہ اراکین سمیت اسرائیلی فوج نے ایک وسیع کارروائی کے دوران گرفتار کیا تھا۔ اس سے قبل اس تنظیم نے اسرائیلی نشانوں پر حملے کئے تھے۔ شیخ پر یہ جو الزام لگائے گئے ہیں ان میں ایک غیر قانونی تنظیم کی رکنیت اور ان فلسطینیوں کو قتل کرانے کا حکم جاری کرنا ہے جن پر اسرائیلیوں کے ساتھ تعاون کا شبہ تھا۔ شیخ نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ انکی سخت نگرانی کی جارہی ہے حالانکہ وہ نوجوانی ہی میں کھیل کے دوران زخمی ہوگئے تھے جس کے نتیجے میں وہ کئی برس سے مفلوج ہیں۔ اس مقدمے کی کارروائی پچھلے ماہ ہونا تھی لیکن حامث کے حامیوں کی جانب سے احتجاج کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے ملتوی کردی گئی تھی۔

یورنیم کی توانائی

یورینیم سے ایٹمی توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

اور آج وہی ملک سب سے زیادہ طاقتور مانا جاتا ہے۔ جو سب سے زیادہ ایٹمی توانائی استعمال کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ایٹمی توانائی سے تباہی اور بربادی بھی پھیلائی جاسکتی ہے اور ایک ایٹم بم سے چند سیکنڈ میں لاکھوں انسانوں کو فنا کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مثال بھی ملتی ہے۔ اس کا تجربہ پچھلی جنگ عظیم میں جاپان کے دو شہروں پر کیا جاچکا ہے۔ ان شہروں میں ناگاساکی اور ہیروشیما کے نام ہیں اور یہ دھماکہ اس قدر بھیانک تھا کہ تمام دنیا کانپ اٹھی تھی۔

ایٹمی توانائی کا ایک پہلو تباہی و بربادی بھی ہے لیکن دوسرا پہلو بہت فائدہ مند بھی ہے۔ اس سے ہم اپنی ضروریات زندگی بھی حاصل کرتے ہیں۔ اس سے بڑی سستی بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ بجلی کی ضرورت روز بروز بڑھتی جارہی ہے اور اسے گھروں میں اُجالا کرنے کے علاوہ بہت سی مشینوں کو چلانے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

ایندھن کے پُرانے وسیلے ختم ہوتے جارہے ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں جب کوئلہ اور تیل کا ذکر صرف کہانیوں میں ملے گا۔ اس لئے ایٹمی توانائی سے بجلی پیدا کرنے اور اس بجلی کو مختلف مقاصد میں استعمال کرنے کی طرف بھرپور توجہ دی جارہی ہے۔ جن ممالک میں یورینیم خاصی مقدار میں ملتی ہے ان میں کینیڈا، جنوبی افریقہ، اور روس قابل ذکر ہیں۔

جب بچے سکول سے واپس گھر آتے ہیں تو ان سے ضرور پوچھئے کہ انہوں نے سکول میں کونسی نئی بات سیکھی ہے۔ وہ بہت خوش ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مرزا نثار احمد فاروقی صاحب

فرید احمد

خاکسار کے نانا جان محترم مرزا نثار احمد فاروقی صاحب عرصہ چند سال سے مختلف عوارض کے باعث صاحبِ فراش تھے اور ایبٹ آباد میں اپنے چھوٹے بیٹے کے پاس مقیم تھے۔

۱۴؍ ستمبر ۱۹۸۹ء کو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو سول ہسپتال ایبٹ آباد پہنچایا گیا۔ مگر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۱۵؍ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقتِ فجر آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

آپ نے قریباً ۷۹½ سال عمر پائی۔ بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم رفیق حضرت مرزا رمضان علی خان صاحب ساکن پشاور شہر کے فرزند تھے۔

آپ کی پیدائش بتاریخ نوروز ۲۱؍ مارچ ۱۹۱۰ء کو ہوئی۔ اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ آپ ۲۷-۱۹۲۶ء اپنے سکول کی ہاکی ٹیم کے اور ۲۸-۱۹۲۷ء میں فٹ بال ٹیم کے کپتان رہے۔ آپ نے سرحد کے محکمۂ صحت اور پھر محکمہ جیل خانہ جات میں ملازمت اختیار کی ریٹائرمنٹ سے قبل آپ ڈائریکٹریٹ پرزنز میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر کے عہدے پر فائز تھے۔ زمانۂ ملازمت کی ایک رپورٹ میں آپ کے متعلق مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا گیا ہے (یعنی ایک نہایت دیانتدار اور باکردار افسر) ریٹائرمنٹ کے بعد رمضان المبارک میں اکثر اعتکاف بیٹھتے اور کبھی کبھار درس قرآن کریم بھی دیتے۔ بہت دعاگو صاحبِ رؤیا تھے ظاہری و باطنی طور پر صفائی پسند اور ہر کام نہایت نفاست اور سلیقہ سے انجام دیتے، فخر اور تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ کسی سے متعلق کوئی ناپسندیدہ بات دل میں نہ رکھتے۔ اپنی غلطی پر معافی مانگ لینے میں کبھی عار محسوس نہ کرتے۔ گو طبیعت جلالی پائی تھی مگر حد درجہ غنی، محسن اور شفیق تھے۔ بیواؤں اور یتیموں سے آپ کا خاص سلوک تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحنِ داؤدی سے نوازا تھا۔ نہایت خوش الحانی اور سوز سے بلند آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے فرماتے۔

آپ کو جلسہ سالانہ (قادیان و ربوہ) و دیگر مرکزی اجتماعات میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم فارسی و اردو کلام سنانے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ سلسلۂ احمدیہ کے لئے نہایت درجہ اخلاص اور آئمہ و بزرگانِ جماعت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی التزام اور تعہد سے کرتے۔ آپ پر بانی سلسلہ کی اس بات کا گہرا اثر تھا کہ "جو ہماری کتب کو کم از کم تین بار نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔" اس لئے آپ جو کتاب بھی سلسلہ کی خریدتے، اسے کم از کم تین بار پڑھنے کی کوشش کرتے۔ تاریخ احمدیت کا باقاعدگی سے اور ملفوظاتِ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا کثرت سے مطالعہ کرتے نہایت کم سخن مگر بے حد سخن فہم تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی آواز کی طرح آپ کی ظاہری شخصیت میں بھی وہ قوتِ جاذبہ و قوت متاثرہ رکھی تھی کہ جو کسی بھی سعید فطرت کے دل میں نیک تحریک پیدا کر سکتی ہو۔

آپ کی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا تھی کہ مجھے اتنی مہلت دینا کہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی دیکھ سکوں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ آپ کی نمازِ جنازہ ۱۵؍ ستمبر کو ۳ بجے بعد از نمازِ جمعہ امیر صوبہ سرحد مکرم محمد ارشاد صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد احمدیہ قبرستان پشاور میں تدفین عمل میں آئی جس میں تقریباً ڈیڑھ سو احباب جماعت و غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

محترم نانا جان کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ (دختر مرزا عبد المجید صاحب مرحوم سابق ڈی ایس پی پشاور شہر) اس کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں جو کہ سب شادی شدہ و صاحب اولاد ہیں۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امدادِ طلبہ کو عطایا بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں، یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں، جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

ناظر تعلیم

یادِ رفتگان

محترمہ فضل بی بی صاحبہ

مسعود احمد شاہد
مربی سلسلہ

ہر انسان نے آخر ایک دن مرنا ہے۔ مر کر انسان تو سپردِ خاک ہو جاتا ہے لیکن جو چیز دنیا میں رہ جاتی ہے وہ اس کے اعلیٰ حسین اخلاق و کردار ہوتے ہیں۔ جو اُسے دنیا میں زندہ رکھتے ہیں۔

ایسے ہی وجودوں میں ایک میری نہایت ہی پیاری پھوپھی جان محترمہ فضل بی بی صاحبہ تھیں جن کا انتقال ۱۱؍ جولائی ۱۹۸۶ء کو ۶۱ سال کی عمر میں ساہیوال میں ہوا تھا۔ اور جنہیں آج بھی ان کے نہایت اعلیٰ اخلاق و کردار اور نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

محترمہ پھوپھی جان صاحبہ قادیان کے قریب ایک گاؤں "ہیروشاہ" میں ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئیں ۱۹۴۰ء میں اپنے خاندان کے ہمراہ بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئیں۔ اور تقسیم ملک کے بعد چک نمبر ۹/۱۲ ایل ساہیوال میں رہائش پذیر رہیں نہایت بلند حوصلہ اور پختہ عزم کی مالک تھیں باوجودیکہ بچپن میں ایک چوٹ کی وجہ سے معذور ہو گئیں تھیں اور اس پر مزید طرفہ یہ کہ آپ کی والدہ محترمہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئیں تھیں۔ لیکن ان باتوں نے آپ کے پایہ ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آنے دی۔ بلکہ آپ نے اپنے تمام بہن بھائیوں کی پرورش کا بوجھ اپنے کندھوں پر لے لیا۔ اور نہایت ہی اعلیٰ رنگ میں پرورش کی اور سب کو والدہ جیسا پیار دیا۔

خاکسار کو بچپن سے ہی اپنے پاس لے گئیں اور آٹھویں جماعت تک میری پرورش انہی کے پاس ہوئی۔ انہی کی نیک تربیت اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ عاجز نے اپنی زندگی وقف کی۔ اور آج کل محض اللہ کے فضل سے جماعتی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

آپ کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے شروع ہی سے نیکی اور تقویٰ رکھا تھا آپ کے دن بھر کے اہم کاموں میں بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ قرآن مجید پڑھانا۔ پھر بچیوں کو سلائی کڑھائی کا کام سکھلانا ہوتا تھا۔ اور پھر آپ نمازیں پورے التزام، انہماک اور باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ نہایت دعاگو تھیں جس کی وجہ سے خاندان کے اکثر افراد انہیں دعا کے لئے کہتے رہتے تھے۔

قرآن مجید سے آپ کو عشق کی حد تک پیار تھا۔ چنانچہ آپ دن میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔

مرکز سے آنے والے نمائندگان مہمانوں کی بہت عزت و تکریم کیا کرتی تھیں اور خود کھانا تیار کر کے کھلاتیں تھیں اور پھر ان کا ہر طرح کا خیال رکھتیں۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ہر آن ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

انسان کا گوشت کھانے کا رواج

یہ کہنا مشکل ہے کہ انسان کا گوشت کھانے کا رواج دنیا سے اُٹھ چکا ہے ہو سکتا ہے کہیں دنیا میں لوگ اب تک انسان کا گوشت کھاتے ہوں دلچسپ بات یہ ہے کہ انسان کا گوشت کبھی ذائقے یا پیٹ بھرنے کے لئے نہیں کھایا گیا۔ بلکہ مختلف قبیلوں اور عقیدوں کی رسومات کے تحت کھایا گیا۔ خاص طور پر دیوتا کے حضور قربانی کی خاطر۔ مثلاً مشرقی ہندوستان میں صدیوں پہلے بعض قبائل میں والدین کا گوشت کھانے کا رواج تھا یہ لوگ کہتے تھے کہ یہ احترام کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ بعض پرانے قبیلوں میں موت کی سزا پانے والے مجرموں کا گوشت کھایا جاتا تھا مگر طبعی موت مرنے والے کا گوشت کبھی نہیں کھایا گیا۔ ان لوگوں کا کہنا تھا کہ مجرم دیوتا کو ناخوش کرتا ہے لہذا دیوتا کے سامنے ان کی قربانی کی جاتی تھی اور چونکہ قربانی کو چکھنا افضل سمجھا جاتا تھا اس لئے مجرم کا گوشت کھا لیتے تھے۔

سب سے پہلے سپین والوں نے غرب الہند میں کچھ قبیلوں کو انسان کا گوشت کھاتے دیکھا۔ شمالی امریکہ کے کچھ انڈین باشندے بھی پرانے زمانے میں انسان کا گوشت کھاتے تھے اور یہ ان کے مذہب کا ایک حصہ تھا۔ اس وقت یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ دنیا میں یہ رسم باقی ہے یا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ نیوگنی کے اندرونی علاقوں میں یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ حضرت سیّدہ اُمِّ طاہر صاحبہ

حضرت اُمِّ طاہر احمد صاحبہ ہر ایک سے بہت محبت سے ملتی تھیں۔ اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے ہر دلعزیز تھیں۔ غیر از جماعت خواتین بھی ان کی خوش اخلاقی اور ملنساری کی ہمیشہ تعریف۔ کرتی تھیں۔ ستمبر ۱۹۴۱ء کا واقعہ ہے۔ کہ عاجزہ کی ایک غیر از جماعت سہیلی قادیان آئیں۔ اور انہوں نے حضور سے ملاقات کی خواہش کی۔ عاجزہ انہیں خواتین مبارکہ سے ملانے کے لئے حضور کے گھر لے گئی۔ جب حضرت سیّدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے ہاں گئے۔ تو آپ نہایت خندہ پیشانی سے ملیں۔ انہیں لنچ پر مدعو کیا۔ اور حضور سے ملاقات کروانے کا وعدہ فرمایا۔ آپ کی شفقت اور نوازش کو اب تک یاد کرتی ہیں۔ اور اکثر حضرت سیّدہ صاحبہ کے اوصافِ حمیدہ کی تعریف کرتی ہیں۔ واپس جاکر اس خاتون نے حضور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا۔ اس طرح حضرت سیّدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا زندہ نمونہ ایک قسم کی مؤثر دعوت الی اللہ ثابت ہوا۔

آپ انتہا درجہ کی مہمان نواز تھیں۔ دوسروں کی خاطر مدارات اور مہمان نوازی میں آپ کو بہت خوشی محسوس ہوتی تھی۔ آپ کا دسترخوان ہمیشہ سب کے لئے کھلا رہتا تھا۔ خود بھی کھانا اچھا پکاتی تھیں۔ اکثر مہمانوں کی آمد پر کوئی نہ کوئی کھانا اپنے ہاتھ سے ضرور پکاتی تھیں۔ جلسہ کے ایام میں آپ کے گھر میں دار الضیافت کا سا سماں ہوتا تھا۔ بچوں کو تکلیف دیتیں۔ لیکن مہمان کو خوش کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ حیرت ہوتی ہے۔ کہ کس طرح اتنا عظیم بوجھ برداشت کر جاتی تھیں۔ جلسہ کی انتہائی مصروفیت۔ لجنہ کی سیکرٹری اور بعد میں صدر۔ مہمان خواتین کا ملاقات کے لئے آنا جانا۔ گھر کے مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا انتظام۔ یہ سب ایک صحت مند آدمی کا سانس اکھیڑنے کے لئے کافی تھا۔ لیکن آپ ایسی خوشی کا اظہار کرتیں۔ کہ سب آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے رات کو تھکن دور کرنے کے لئے گرم پانی کی بوتلیں بستر میں رکھ کر سوتیں۔ لیکن کبھی پیشانی پر بل نہ آیا۔

حضرت سیّدہ ام طاہر صاحبہ کے حسنِ اخلاق کا کیا کہنا۔ جس مجلس میں بیٹھتیں وہ مجلس زعفران زار ہو جاتی۔ اس قدر رونق اور قہقہوں کا شور ہوتا۔ کہ لطف آجاتا۔ اپنے تمام رشتہ داروں سے بہت محبت تھی۔ اور سب کو بڑے شوق سے ملتیں۔ اور بڑے اخلاق سے پیش آتیں۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے حد پیار تھا۔ ان کی اولادیں بہت عزیز تھیں۔ حضرت اماں جان سے بے حد عقیدت اور محبت تھی۔ ان سے جس رنگ میں خاص محبت اور احترام تھا۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انہیں بے مثال عشق تھا۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) اپنے مضمون "میری امی کی سیرت کے چند اوراق" میں تحریر کرتے ہیں:۔

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں یہ رباعی بہت پسند تھی۔ اور رات بستر پر کئی دفعہ دھیمی آواز میں ترنم کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں:۔

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

مجھے بھی خود ترنم آواز میں ساتھ پڑھوا کر یاد کروائی تھی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دل میں ایسا گہرا احترام تھا کہ باوجود بہو ہونے کے ہمیشہ اپنے آپ کو حضور کی اولاد سے کم مرتبہ سمجھا۔ حالانکہ خاندان میں گھل مل جانے کے بعد یہ فرق کون مدنظر رکھا کرتا ہے"

حضرت سیّدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت عموماً اچھی نہیں رہتی تھی۔ کئی بار مرض کے شدید حملے ہوتے۔ مکرم محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں کہ ۱۹۴۰ء کا دورہ بہت شدید تھا۔ جس کے ساتھ دل کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور اس کے بعد ان کی حالت گر گئی گویا پھر اصلی حالت پر نہ آئی۔

نومبر ۱۹۴۳ء میں حضرت سیّدہ صاحبہ آخری مرض میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو گئیں بیماری جلد جلد بڑھتی گئی۔ دسمبر میں علاج کی غرض سے آپ کو لاہور لے جایا گیا۔ وہاں دو بار اپریشن ہوئے۔ آپ کے جلیل القدر سرتاج نے روپیہ پانی کی طرح بہایا۔ آپ بنفس نفیس تین ماہ کے لمبے عرصہ کے لئے لاہور میں قیام پذیر رہے۔ اور حضور نے جس رنگ میں اس بیماری میں آپ کا خیال رکھا۔ اس کی مثال ڈھونڈے نہیں مل سکتی۔ احباب جماعت بھی غیر معمولی خلوص کے ساتھ دعاؤں اور صدقات میں لگے رہے۔ اہلِ قادیان اجتماعی دعاؤں میں شریک ہو کر دعا کرتے۔ اور اکثر عیادت کے لئے لاہور پہنچ جاتے۔ لیکن حالت خراب ہوتی گئی۔ تقدیر کے نوشتوں کو کون ٹال سکتا ہے۔

۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو یہ پیکرِ جود و سخا جس کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں گزرا۔ جس کی زندگی کا مقصد خدمتِ خلق تھا جو اپنے ذیشان خاوند کی محبوب بیوی تھیں۔

ڈھائی بجے سہ پہر کو کمال سکون اور انتہائی طمانیت کے ساتھ ہزاروں دلوں کو حزیں بنا کر اپنے آقا و مالک کے حضور پہنچ گئیں (ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ناقل) یہ خبر سنتے ہی ہر طرف غمگینی اور اداسی پھیل گئی۔ قادیان میں ایک سناٹا چھا گیا۔ اور ہر شخص غم و افسوس کا مجسمہ نظر آنے لگا۔ حضرت سیّدہ کا جنازہ قادیان لے جایا گیا۔ اور ۶ رجون پانچ بجے کے قریب جنازہ اٹھا کر حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باغ میں رکھا گیا۔ جہاں نماز جنازہ حضرت امام جماعت (ثانی) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں شامل ہونے والوں کی اتنی بڑی تعداد تاریخ احمدیت میں پہلی بار دیکھی گئی۔ قبر کی جگہ حضرت بانیٔ سلسلہ کے قریباً قدموں میں تھی میت کو لحد میں اتارنے کے بعد حضور نے آپ کی قبر پر تمام مجمع سمیت نہایت رقت کے ساتھ دعا فرمائی۔ اور اس مبارک وجود کو اپنے آقا و مالک کی سپردگی میں دے دیا۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔ جو آپ نے "اپنی مریم کا جنازہ دیکھ کر" کہے۔

ہمارے گھر کی زینت جا رہی ہے
بساطِ گلشنِ جنت سجانے
دلہن دولہا سے رخصت ہو رہی ہے
بلا بھیجا ہے۔ رب دوسرا نے
محبت تھی مجسم میری مریم
چلی ہے۔ پیار خالق سے بڑھانے

۸ مارچ سے حضور نے احباب جماعت کی بڑی تعداد کے ساتھ بہشتی مقبرہ جا کر دین حق اور احمدیت کی غیر معمولی کامیابی کے لئے خاص دعائیں ۴۰ روز تک مانگنے کا اعلان کیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مزار پہ دعا مانگنے کے بعد آپ حضرت سیّدہ اُمِّ طاہر صاحبہ کی قبر پر جاتے اور نہایت سوز و درد سے دعائیں مانگتے۔

اگست ۱۹۴۵ء میں حضرت فضل عمر نے ..... کبیر پارہ عم شائع کروائی۔ اس کی اشاعت کے لئے حضور نے دس ہزار روپے دیئے اور فرمایا۔ "یہ رقم اور اس کا منافع بطور صدقہ جاریہ میری (وفات پانے والی) بیوی مریم بیگم ام طاہر کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے وقف رہے گا۔"

یہ بے مثال قیمتی اور بافیض وجود جنت کا پھول تھا۔ جو صرف گلزارِ احمدیت میں کھلنے کے لئے مستعار آیا۔ یہ جنت کا سدا بہار کھلتا ہوا پھول جنت کے لئے ہی موزوں تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی روح کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے اور فردوس بریں میں آپ کے مدارج بلند کرے۔

حضرت سیّدہ اُمِّ طاہر صاحبہ کے بطن سے چھ بچے پیدا ہوئے۔ دو صغرِ سنی میں وفات پا گئے۔ چار خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ تین لڑکیاں اور ایک لڑکا بڑی صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ نہایت دیندار متقی پرہیزگار۔ یادِ الٰہی میں مصروف اور دعاگو ہیں قابلِ رشک نمونہ ہیں۔ صاحبزادی امۃ الباسط نہایت پارسا۔ خوش اخلاق اور ناصرات۔ ربوہ کی انچارج ہیں۔ صاحبزادی امۃ الجمیل والدین کی آنکھ کا تارا ہنس مکھ۔ شیریں سخن اور خوش مزاج۔ حضرت سیّدہ کے فرزند ارجمند لاکھوں میں ایک حضرت مرزا **طاہر احمد** جنہیں اللہ تعالیٰ نے منصب امامت کے عظیم رتبہ پر سرفراز فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

حضرت سیّدہ اُمِّ طاہر صاحبہ ابھی بچی ہی تھیں۔ کہ ان کی پارسا والدہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتا رہے) کو خواب میں انہیں سنہری تاج پہنے ہوئے دکھایا گیا۔ حضرت سیّدہ صاحبہ حضرت اقدس بانی سلسلہ کی منتخب کردہ بہو اور بہو بھی دوہری۔ اپنے تاجدار سے تاجداری میں رخصت ہوئیں اور اب یہ زریں تاج اپنی آب و تاب سے حضرت امام جماعت (الرابع) کی پیشانی پر جگمگا رہا ہے

نادار مریضوں کے علاج کیلئے فضلِ عمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کے لئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہِ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر **فضل عمر ہسپتال**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کیلئے تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۰ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہونگے۔

۱۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس افتاء
۲۔ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب
۳۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
۴۔ مکرم سلطان محمود صاحب انور
۵۔ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب
۶۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب
۷۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۸۔ مکرم مرزا انس احمد صاحب
۹۔ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۱۰۔ مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب
۱۱۔ مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
۱۲۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ
۱۳۔ مکرم محمد احمد صاحب جلیل
۱۴۔ مکرم مرزا غلام احمد صاحب
۱۵۔ مکرم سید عبد الحی صاحب
۱۶۔ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز
۱۷۔ مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب
۱۸۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب
۱۹۔ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب
۲۰۔ مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں
۲۱۔ مکرم عبد الرشید غنی صاحب ایم۔ اے
۲۲۔ مکرم سید میر محمود احمد صاحب
۲۳۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب۔ ربوہ
۲۴۔ مکرم پروفیسر محمد علی صاحب۔ حیدر آباد، سندھ

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب
۲۔ مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب۔ غانا مغربی افریقہ
۳۔ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر۔ امریکہ
۴۔ مکرم زکریا کزیٹو صاحب یوگنڈا مشرقی افریقہ

مجلس افتاء کے صدر مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ہوں گے۔ جبکہ نائب صدر مکرم مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب ہوں گے۔ سیکرٹری سردست محمد الدین صاحب ناز ہوں گے۔ مجلس افتاء کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

مرزا طاہر احمد
امام جماعت احمدیہ

شفا میڈیکو میڈیکل سنٹر

الٹرا ساؤنڈ

ایکسرے۔ ای سی جی اور کلینیکل لیبارٹری

لاہور کا سب سے پرانا طبی مرکز، موجودہ زمانے کے ساتھ ہم آہنگ، نتائج اور تشخیص بذریعہ کمپیوٹر

ہر طرح سے قابل اعتماد، بیماری میں تشخیص کے مراحل طے کرتے وقت ہماری ماڈرن اور کمپیوٹر کے ذریعہ تشخیص کرتے والی مشینوں کے نتائج سے بھرپور فائدہ اٹھائیے۔

نہایت قابل، تجربہ کار اور کہنہ مشق ڈاکٹر صاحبان رپورٹ مرتب کرتے ہیں۔ کمپنی اپنے کام کی پوری ذمہ داری قبول کرتی ہے

ایکسرے، ای سی جی اور کلینیکل لیبارٹری کی سروس مریض کے گھر پر بھی مہیا کی جاتی ہے

دام ہمیشہ کی طرح نہایت واجب، مریض کا احترام اور اس سے ہمدردی ہماری انتہائی مسرت ہے

شفا میڈیکو، چوک شفا میڈیکو، نزد میو ہسپتال۔ لاہور
فون ۶۳۶۹۳ - ۶۳۰۵۳ - ۲۲۳۴۶۲
ٹیلکس ۴۴۳۸۹ SHIFA PK. ٹیلی فیکس ۲۲۸۵۹۶ ۴۲، ۹۲

خبریں

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی میں متحدہ اپوزیشن کے قائد مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے متحدہ اپوزیشن کے ایک وفد کے ساتھ صدرِ مملکت غلام اسحٰق خان سے ملاقات کی اور وفاقی حکومت کے خلاف آئین کی خلاف ورزیوں سندھ میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال ایم کیو ایم کے خلاف انتقامی کارروائیاں اور یک طرفہ میڈیا پالیسی کا سختی سے نوٹس لینے کی درخواست کی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے تمام منتخب اراکین کو پیپلز پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔

○ بدھ کے روز واہ آرڈیننس فیکٹری سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ایک سکڈ میزائل آگرا جس سے زبردست دھماکہ ہوا اس جگہ ۵۰ فٹ چوڑا اور ۲۰ فٹ گہرا گڑھا بن گیا سکڈ میزائیل کے بارے میں خیال ہے کہ یہ عام طور پر افغانستان سے چلائے جاتے ہیں

○ قومی اسمبلی کے رکن اور پنجاب مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے اگر پیپلز پارٹی مڈٹرم انتخابات کرائے تو ہمیں مقابلے کیلئے تیار پائے گی۔ تاہم اُنہوں نے کہا کہ ہم منتخب جمہوری اداروں کو کام کرنیکا موقع دینا چاہتے ہیں۔

○ طیارہ میں بم کی اطلاع ملنے پر بھارتی جمبو طیارہ کو کراچی میں اتار لیا گیا۔ تلاشی سے کوئی بم برآمد نہیں ہوا۔

○ سانحہ سنگی کی تحقیقات جسٹس تنزیل الرحمٰن کریں گے۔

مکرم محمد یامین صاحب (تاجر کتب) والی

بالتصویر **احمدی جنتری** سنہ ۱۹۹۰ء

اشاعت کا ۳۷واں سال
صفحات ۶۰ قیمت -/۸
تحریک احمدیہ کی آفاقی لہر، عالمی انسائیکلوپیڈیاز و دیگر بیش قیمت تحریریں۔
منگوانے کا پتہ ـــ
لاہور:۔ شیخ عبد الماجد۔ الحسنین منزل حسن مارکیٹ۔ نیو سمن آباد، لاہور
ربوہ:۔ افضل برادرز۔ گولبازار، ربوہ
کراچی:۔ میگزین لین، احمدیہ سنٹر صدر۔ کراچی
بیرونی ممالک قیمت ایک پونڈ

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں کرفیو کے باوجود مظاہرے جاری ہیں۔ سرکاری عمارتوں پر حملے کئے گئے۔ سری نگر میں سٹیٹ بینک آف انڈیا کی عمارت میں دھماکہ ہوا۔ پنجاب بینک اور ایک اور دفتر کی عمارت نذر آتش کر دی گئی۔ پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی جس سے دو افراد زخمی ہوگئے

○ بھارت کی دفاعی پیداوار کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبد الکلام نے بتایا ہے کہ بھارت نے بین البراعظمی میزائیل بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔

○ امریکی سینیٹروں نے جو بھارت کے دورے پر ہیں بھارتی وزیر خارجہ سے کشمیر کے مسئلے پر بات چیت کی ہے۔

○ فرانس کے وزیر اعظم بھارت میں فرانس میلے میں شرکت کرنے کے لئے بھارت جائیں گے۔

○ پانامہ میں امریکی نواز حکومت قائم ہونے کے بعد فوج ختم کر دی گئی ہے۔ اسطرح اب یہ جنوبی امریکہ کا دوسرا ملک بن گیا ہے جہاں فوج ختم کی گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں سابق صدر بنگلہ دیش شیخ مجیب الرحمٰن کی پاکستانی جیل سے رہائی کی ۱۸ ویں سالگرہ منائی گئی۔

○ خلاء میں ٹیلی اسکوپ لگانے کے لئے ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین اور برطانیہ کے تعاون سے منصوبہ مکمل کیا جا رہا ہے۔

○ کابل میں فرانسیسی سفارت خانہ کھولنے پر امریکہ نے سخت احتجاج کیا ہے۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ اس سے نجیب حکومت کو ہٹانے کا موقف کمزور پڑ جائے گا۔

○ رومانیہ میں حالیہ انقلاب کے بعد خوراک کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ صرف ۱۰ روز کے ذخائر باقی رہ گئے ہیں۔

○ عرب لیگ نے مشرقی یورپ میں تبدیلیوں کی حمایت کی ہے۔